مدیر کے نام

سید حامد عبدالرحمٰن الکاف 'صنعا' یمن

اشاعت خاص-۲ ملی۔ اس نمبر میں مرکزی حیثیت ''مکاتیب سید'' اور مکتوب بنام قاضی عبدالقادر اور مکتوب بنام مولانا وصی مظہر ندوی کو حاصل ہے جو خاصے کی چیز ہیں۔ بلوچستان قانون کمیشن کے سوال نامے کے جوابات از مولانا مودودیؒ نہایت اہم اور مربوط تحریر ہے۔ افسوس کے وہ خط جو مولانا نے کمیشن کے صدر کے نام' اپنے دستخط سے لکھا' اور جس کا ذکر محمد اسلم سلیمی صاحب کے خط بنام ڈاکٹر فضل الٰہی قریشی میں آیا ہے' درج نہیں ہے۔ اگر یہ بھی ہوتا تو یہ مضمون مکمل ہو جاتا۔

ڈاکٹر حسن صہیب مراد کا مضمون اس اعتبار سے اچھوتا ہے کہ اب تک اس موضوع پر کسی نے بھی قلم نہیں اٹھایا ہے۔ یوں وہ ایک غیر دریافت کردہ میدان (unexplored field) کے رائد (pioneer) ہیں۔ اگر اس کو پروفیسر خورشید احمد کے مضمون: ''مولانا مودودیؒ: مفکر' مصلح اور مدبر'' سے ملا کر پڑھا جائے تو خاندان' معاشرہ اور جماعت اور ریاست کی تنظیم اور حکمتِ عملی میں شوریٰ' اطاعت' اظہارِ رائے کی آزادی' احتساب اور بحیثیت مجموعی شورائی نظام حیات' خاندان سے ریاست تک کے پیچیدہ مسائل میں بڑی رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی کا مقالہ: ''تجدید دین حق اور مولانا مودودیؒ'' پچھلی تجدیدی کوششوں پر گہرے تبصروں اور ان کی جان دار تحلیل کے ساتھ مولانا مودودیؒ کی کتاب: تجدید و احیاے دین کی مختصر مختصر تحدیث (updating) ہے۔ میرے نزدیک اس کے بعض اجزا کو ترتیب دے کر مذکورہ کتاب کے آخر میں شامل بھی کیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر نے: ''سیرت پر ان کی تحریروں کا اسلوب اور منہج ماقبل کے تمام ذخیرۂ سیرت سے جدا اور منفرد تشخص رکھتا ہے''، کہہ کر سیرت پر پچھلی ساری نگارشات پر ایک جامع تبصرہ کر دیا۔ پھر وہ مولانا مودودیؒ کی سیرت نگاری کے عصرِ حاضر میں اثرات کو بھی نہ بھول سکے۔ انھوں نے ۱۲ کتب سیرت میں مولانا کے اثرات کی نشان دہی کی ہے۔ ان سے چوک ہوگئی کہ ان کو مولانا صفی مبارک پوری کی عربی زبان میں